الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
پی او بکس نمبر: ۱۰۶۹۸ سائٹ کراچی پاکستان

دارالافتاء والقضاء

Email: darulifta@gmail.com Web:www.jamiabinoria.net Ph: +92-21-2560300\2560400 Fax: +92-21-2564586

Name :> **Asif Ali**		Serial No :> **4314**	
Address :> **shahdadkot**		Fatwa No :> 38323	
Sebject :> **kafis se dosti**		Date :> **5/1/2008**	
Question :>		Email :>	

Asalam elikum kiya hum gair musliman logon se dosti rakh sakte hain? un se len den kar sakte hain? un k haath se bani hue koi b chees kha sakte hain? baraе karam is sawal ka jawab dain. Allah aap ko in deeni khidmat ki wajah se kamyab farmae.(AAMEEN)

السلام علیکم ـــــــ کیا ہم غیر مسلم لوگوں سے دوستی رکھ سکتے ہیں؟ ان سے لین دین کر سکتے ہیں؟ ان کے ہاتھ سے بنی ہوئی کوئی بھی چیز کھا سکتے ہیں؟ برائے کرم اس سوال کا جواب دیں۔ اللہ آپکو ان دینی خدمات کیوجہ سے کامیاب فرمائیں (آمین) ـــــــ آصف علی شہداد کوٹ

الجواب حامداً ومصلیاً

بات یہ ہے کہ دو شخصوں یا دو جماعتوں میں تعلقات کے مختلف درجات ہوتے ہیں۔

ایک درجہ تعلق کا قلبی موالات یا دلی مودّت و محبت کا ہے، یہ صرف مومنین کیساتھ مخصوص ہے غیر مومن کیساتھ مؤمن کا یہ تعلق کسی حال میں قطعاً جائز نہیں۔

دوسرا درجہ مواسات کا ہے۔ جسکے معنی ہیں ہمدردی وخیرخواہی اور نفع رسانی کے، یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے برسرپیکار ہیں باقی سب غیر مسلموں کیساتھ جائز ہے۔ سورۃ ممتحنہ کی آٹھویں آیت میں اسکی تفصیل بیان کی گئی جسمیں ارشاد ہے۔ لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم الآیۃ (ترجمہ) یعنی اللہ تعالی تمکو منع نہیں کرتا ان سے جو لڑتے نہیں تم سے دین پر اور نکالا نہیں تمکو تمہارے گھروں سے کہ ان کے ساتھ احسان اور انصاف کا سلوک کرو۔"

تیسرا درجہ مدارات کا ہے جسکے معنی ہیں ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ کے، یہ بھی تمام غیر مسلموں کیساتھ جائز ہے جبکہ اس سے مقصود انکو دینی نفع پہنچانا ہو یا وہ اپنے مہمان ہوں، یا انکے شر اور ضرر رسانی سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو، سورۃ آل عمران کی آیت مذکورہ میں " الا ان تتقوا منھم تقٰۃ"، سے یہی درجہ مدارات کا مراد ہے۔ یعنی کافروں سے موالات جائز نہیں مگر ایسی حالت میں جبکہ تم ان سے اپنا بچاؤ کرنا چاہو۔ اور چونکہ مدارات میں بھی صورت موالات کی ہوتی ہے اس لئے اسکو موالات سے مستثنیٰ قرار دیدیا گیا (بیان القرآن)

چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے تجارت یا اجرت و ملازمت اور صنعت وحرفت کے معاملات کئے جائیں یہ بھی تمام غیر مسلموں کیساتھ جائز ہے، بجز ایسی حالت کے کہ ان معاملات سے عام مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہو، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہؓ کا تعامل اس پر شاہد ہے، فقہاء نے اسی بناء پر کفار اہل حرب کے ہاتھ اسلحہ فروخت کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے باقی تجارت وغیرہ کی اجازت دی ہے، اور انکو اپنا ملازم رکھنا یا خود انکے کارخانوں اور اداروں میں ملازم ہونا یہ سب جائز ہے۔

اس تفصیل سے آپکو معلوم ہوگیا کہ قلبی اور دلی دوستی و محبت تو کسی کافر کیساتھ کسی حال میں جائز نہیں۔ اور احسان وہمدردی و نفع رسانی بجز اہل حرب کے اور سب کیساتھ جائز ہے، اسی طرح ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ

(جاری ہے)

بھی سب کیساتھ جائز ہے، جبکہ اسکا مقصد مہمان کی خاطرداری یا غیر مسلموں کو اسلامی معلومات اور دینی نفع پہنچانا یا اپنے آپکو انکے کسی نقصان وضرر سے بچانا ہو۔ (معارف القرآن)

فی احکام القرآن للتھانوی: المعاملة مع الکفار علی ثلاثة انحاء:

وقال شیخنا فی بیان القرآن: ان المعاملة مع الکفار علی ثلاثة انحاء: احدھا الموالاة ای المودة، والثانی المداراة ای الظاھر حسن الخلق لھم، والثالث المواساة ای ایصال النفع الیھم باعطاء المال ونحوہ الخ ج۲ ص۱۵

اور غیر مسلموں کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیز کے بارے میں اگر غالب گمان یہ ہے کہ وہ حلال ہے اور اسمیں کوئی نجاست ملی ہوئی نہیں، اور بنانے والے کے ہاتھ اور برتن بھی پاک ہیں تو اسکا کھانا جائز ہے ورنہ نہیں

فی العالمگیریة: قال محمد رحمہ اللہ تعالی ویکرہ الاکل والشرب فی اوانی المشرکین قبل الغسل ---- وھذا اذا لم یعلم بنجاسة الاوانی ----

ولا باس بطعام الیھود والنصاری کلہ من الذبائح وغیرھا ویستوی الجواب بین ان یکون الیھود والنصاری من اھل الحرب او من غیر اھل الحرب

ج ۵ ص ۳۴۷

واللہ اعلم

بندہ عبدالوحید عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۷ جمادی الاولی ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
بندہ ... عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۸ جمادی الاولی ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
عبداللہ شوکر ...
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۹ جمادی الاولی ۱۴۲۹ھ

رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیة

رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیة

دار الافتاء

... 7/6/08